

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ناول: دشت آرزو

رائیٹر: عظمیٰ مجاہد

کتاب نگری اسپیشل

ان سب ویب، بلاگ، یوٹیوب چینل اور ایپ والوں کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس ناول کو چوری کر کے پوسٹ کرنے سے باز رہیں ورنہ ادارہ کتاب نگری اور رائیٹر ان کے خلاف ہر طرح کی قانونی کارروائی کرنے کے مجاز



قسط نمبر: 2

گلاب چہرے پہ مسکراہٹ
چمکتی آنکھوں میں شوخ جذبے
وہ جب بھی کالج کی سیڑھیوں سے

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

سہیلیوں کو لیے اترتی

تو ایسے لگتا تھا جیسے دل میں اتر رہی ہو

کچھ اس تین سے بات کرتی تھی جیسے دنیا

اسی کی آنکھوں سے دیکھتی ہو

وہ اپنے رستے میں دل بچھاتی ہوئی نگاہوں سے ہنس کے کہتی

تمہارے جیسے بہت سے لڑکوں سے میں یہ باتیں

بہت سے برسوں سے سن رہی ہوں

میں ساحلوں کی ہوا ہوں نیلے سمندروں کے لیے بنی ہوں

وہ ساحلوں کی ہوا سی لڑکی

جو راہ چلتی تو ایسے لگتا تھا جیسے دل میں اتر رہی ہو

وہ کل ملی تو اسی طرح تھی

چمکتی آنکھوں میں شوخ جذبے گلاب چہرے پہ مسکراہٹ

کہ جیسے چاندی پگھل رہی ہو

ناول: دشت آرزو.... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مگر جو بولی تو اس کے لہجے میں وہ تھکن تھی

کہ جیسے صدیوں سے دشت ظلمت میں چل رہی ہو

آج وہ پھر سے وہاں وارد ہوا تھا وہ اسے مکمل انور کرتی آگے بڑھ رہی تھی جب وہ سامنے آن رکا۔

"یو نو واٹ اس دنیا میں شاید ہی کوئی ان آنکھوں کے جیسی ظالم چیز موجود ہو۔ جو اچھے خاصے انسان کو حواس سے بیگانہ کرنے لگتی ہیں۔"

وہ بے بس ساسر پہ ہاتھ پھیرتے اسے اپنی داستان سنارہا تھا۔ آتی جاتی لڑکیاں انتہائی رشک بھری نگاہوں سے اسے دیکھتیں جو ایک جوان فوجی کے سامنے ٹھہری لاپرواہی سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔

"ہو گیا آپکا شاعری پریڈ جاؤں میں یہاں سے؟"

Kitab Nagri
www.kitabnagri.com

آنکھوں میں وہیں مخصوص سرد تاثر آجما تھا جس کا وہ دیوانہ تھا۔

"بہت مغرور ہو ڈاکٹر، اب تم پہ مرتے ہیں تو کیا مارنے کا ہی پروگرام بنالیا ہے۔"

وہ اپنے سر کی کیپ اتار کے اس کے سر پہ رکھ چکا تھا۔

وہ بنا کوئی تاثر دیے رخ پھیرے رہی تھی۔

"وجہ جان سکتے ہیں اس قدر بیگانگی کی؟"

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اب کے سنجیدگی کی حدود کو دیکھتے وہ بھی سنجیدہ ہوا تھا۔

"کل ہم واپس جا رہے ہیں۔"

نجانے کیوں یہ خبر دیتے آنکھوں کے گوشے بھیگے تھے۔

"اتنی جلدی؟"

وہ بے چین ہوا تھا۔

"پرسوں بابا آنے والے ہیں سوئزر لینڈ سے اسلئے پھر انکا دل کہا لگے گا مجھے دیکھے بنا انکی چھوٹی اور لاڈلی بیٹی ہوں

میں یونو ویری ویل۔"

اپنے باپ کا ذکر کرتے اسکے انداز میں ایک سرشاری سی تھی۔

یاور کو ایک دم سے اپنا دل خالی سالگا تھا۔

"اور میرا کیا؟"

وہ پر مضحکہ خیز ہوتے بولا۔

"آپکو جلد از جلد بابا کی من پسند سیٹ حاصل کرنی ہے اور ہمارے گھر آنا ہے۔"

گلال چہرہ لیے وہ نظریں جھکائے بولی۔

"اس بات کی کیا گارنٹی ہے کہ وہ مجھے کیپٹن بننے کے بعد ہاں کر دیں گے؟"

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

گلے میں کچھ پھنسا تھا تبھی آواز دہی سی تھی۔

"کیوں نہیں کریں گے باباجان میری بات کبھی نہیں ٹالتے ہیں لیکن مجھے یہ ڈر ضرور ہے کہ آپکی بزدلی کہیں ہمارے رشتے کو بے نام ہی نہ چھوڑ دے۔"

اسکی آواز میں ڈر پنہاں تھا۔

یاور بے اختیار اسکے گرد اپنے بازو کا حلقہ بنائے ایک طرف لایا تھا۔

آج سے ڈیڑھ سال پہلے تک اسکے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ فوجی کیمپ میں آئی زخمی فوجیوں کی مرہم پٹی کرنے والی وہ چھوٹی سی ڈاکٹر اسکی مرہم پٹی کرتے اسکے دل کو بھی گھائل کر دے گی۔

"ایسی کوئی نوبت نہیں لانے دو نگا میں ٹرسٹ می۔"

یاور نے اسکی گہری آنکھوں کے بھنور میں ڈوبتے کہا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"اب تک ٹرسٹ ہی تو کیا ہے۔"

ایک بے آواز آنسو پلکوں کی باڑ توڑے یاور کے بازو پہ گرا تھا تو وہ اس قیمتی موتی کو چنتے مسکرا دیا تھا۔

کتنا ترپا تھا وہ جب اسے پتا چلا تھا کہ فریجہ کا تعلق آفندی خاندان سے ہے لیکن پھوپھی ماں کے سمجھانے پہ چپ سادہ لی تھی بہر حال اسے اپنی محبت کے آگے نفرت کو دبانا پڑا تھا ویسے بھی آفندی ہاؤس کے مکینوں کے کیے کی سزا وہ اس وجود کو نہیں دے سکتا تھا جو اسکی اولین چاہت تھا۔

Posted On Kitab Nagri

"یاور"

فریحہ آفندی کی آواز اسے سوچوں کے گرداب سے نکال لائی تھی۔

"مجھے جانا چاہیے سب میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔"

فریحہ نے اپنے اور اسکے بیچ کے فاصلے کو دیکھتے نظریں چرائیں۔

"نہیں ابھی تم کہیں نہیں جا رہیں مجھے اس قرب کو محسوس کرنے دو۔"

وہ اسے خود میں بھینچتے بولا تھا۔

"کون کہتا ہے فوجی سخت مزاج اور ان رومینٹک ہوتے ہیں۔"

وہ اسکی قربت پہ ٹیچ ہوئی تھی۔

"تو کون کہتا ہے؟ جبکہ ہم فوجی تو سب سے زیادہ بالی ووڈ موڈیز آڈیکٹڈ ہوتے ہیں اور اسکا عملی مظاہرہ کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہیں آپ محترمہ۔" www.kitabnagri.com

وہ بھرپور شوخی سے کہتے اسکے لبوں پہ ہلکی سی جسارت کر گیا تھا تو وہ خود میں سمٹی۔

"پھوپھی ماں سے شکایت لگانی پڑے گی کہ انکا لاڈلہ بگڑ چکا ہے۔"

فریحہ کی دھمکی پہ وہ کھلکھلا کے ہنس پڑا تھا۔

ناول: دشت آرزو.... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"صرف بگڑا ہے اچھا خاصہ بگڑ چکا ہے۔۔۔ ویسے یاد کر رہی تھیں، چلنا ہے گھر ایک بار مل لو ان سے۔"
یاور کے تو جیسے اس ذکر پہ دل کی مراد برآئی تھی کچھ پس و پیش کے بعد وہ شام میں انکے ساتھ ڈنر پہ راضی ہو گئی تھی۔



جمیرہ ہو ٹل دہی۔۔۔۔۔

غموں میں ڈوبنا کیسا؟

مجھے ساحل بنا لو تم

جو تیرے واسطے دھڑکے

مجھے وہ دل بنا لو تم

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

تیری آنکھوں میں بس جائے

مجھے وہ تصور بنا لو تم

سنو! اک بات کہنی ہے

مجھے اپنا بنا لو تم!



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پبلش فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، اسٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد----- کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔

اپنے سامنے موجود اس پنک کارڈ کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کیے ڈسٹ بن میں ڈال چکا تھا جس میں ایک مختصر نظم کے ذریعے احوال دل بیان تھا۔

آئیو کی آنکھ میں موتیوں کی جھڑی لگی تھی اسکی محنت اور لگن سے بنائے کارڈ کا یہ حال، اسکا دل بھی کئی ٹکڑوں میں تقسیم کر چکا تھا۔

www.kitabnagri.com

"کیا تم حد سے زیادہ روڈ ثابت نہیں ہو رہے؟"

وہ اپنی چمیر سے اٹھتی اسکی طرف لپکی تھی جسے بنا خاطر میں لائے، اس نے جیب سے سکریٹ اور لائٹراٹھائے سلگائی اور شیشے سے باہر نظر آتے نیلگوں پانی میں تیرتی رنگ برنگی برہنہ بکنی اور پینٹی پہنے ہوئی تتلیوں کو دیکھنے لگا۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"واٹ نان سینس تمہیں مجھ سے زیادہ ان لڑکیوں میں انٹر سٹ ہے مسٹر سائلنٹ جبکہ یہاں ہر ایک ایشین بیوٹی کا دیوانہ بنا گھوم رہا ہے؟

آئیو بے یقینی کا شکار ہوتے روہانسی سی بولی۔

جبکہ دوسری جانب سے جواب ندارد تھا۔ آئیو کو شاید اپنی خوبصورتی کا کچھ زیادہ ناز تھا۔

"Ok then wait and watch Mstr Silent what I will do."

وہ اسے خواہ مخواہ دھمکائے وہاں سے ہٹ گئی تھی۔

کچھ لمحوں کی بات تھی جب کیفے میں بیٹھے اس شخص کی سیاہ آنکھوں کے گرد ایک سرخ دائرہ سا جمع ہوا تھا۔ ہاتھوں میں جما سگریٹ مزید دہکنے لگا تھا وہ ایک جھٹکے سے بھاگتا اس طرف بڑھا جہاں وہ دعوتِ نظارہ دیتی لڑکی عین اس کے سامنے گلاس ونڈو سے باہر تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"ارے واہ تم اتنی جلدی میسر آگئے ہمیں جبکہ ہم تو۔۔۔۔۔"

اسکی بات لبوں میں رہ گئی تھی جب ایک زناٹے دار تھپڑ اسکے کبوتری جیسے گالوں پہ سرخی چھوڑ گیا تھا۔

ابھی وہ ایک جھٹکے سے نکلی نہیں تھی جب وہ اپنی شرٹ اتارے اسے پہنا رہا تھا۔

آئیو نے اسے شرٹ لیس ہوتے دیکھا تو گالوں پہ چھائی سرخی خون چھلکانے لگی تھی۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ویسے بھی اسکا لباس وہاں کی نسبت اتنا آکورد نہیں تھا جسکے بازو غائب تھے، گلے دامن کا نظریہ وہاں ویسے ہی نہیں تھا جبکہ تن پہ چپکا کپڑا گھٹنوں سے ذرا نیچے اسکی نسوانیت کو چھپانے کی اپنی پوری کوشش کر رہا تھا۔

بنا سے مزید مہلت دیے وہ اسے بازو میں اٹھائے گاڑی میں ڈالتے تیز ڈرائیونگ کرتے ہوٹل لایا تھا۔

آئیو آنسوؤں پینے کی کوشش میں تھی جب وہ ریسپنسٹ سے کی لیے اسے اٹھائے لفٹ میں سوار ہوا تھا۔

آئیو کی پلکیں حیا کے بار سے جھکی ہوئیں تھیں، اس نے یہ سفر اسکی بانہوں میں تمام ہونے کی دعا کی تھی پر اچانک ہی سفر طے ہوا اور وہ اسے آئیو کے ہی کمرے میں لایا تھا۔

"سو ثابت ہوا مسٹر سائنٹ یہ کھوڑا دل ہمارے نام سے دھڑکنا شروع ہو چکا ہے۔"

وہ اسے بیڈ پہ لٹائے سیدھا ہوا تھا جب وہ اپنے بازوؤں کو اس کے گلے کا بار بناتے اپنا چہرہ اس کے قریب کر گئی۔

آیو انتہائی ڈھیٹ ثابت ہوئی تھی جو اس کے تھپڑ کا مفہوم نہیں سمجھ پائی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

وہ بھی جیسے اتنے لمحوں کی بے خبری کے بعد ہوش میں آیا تھا۔

بے ساختہ نگاہ اس کے رخسار پہ پڑی تو انگلیوں کی پورز سے اسی لالی کو بکھیرنے کی کوشش کی تھی۔

نجانے اس لڑکی میں کیا جادو تھا جو وہ اسے اپنے بس میں کرنے لگی تھی۔ اس کے سنہری رخساروں سے ہوتی انگلیاں

ڈانمڈ کی چمکتی نوز پین پہ آر کی تھیں۔

Posted On Kitab Nagri

"ازالہ کرنا چاہ رہے ہو؟"

آیت کا ہاتھ اسکے ہاتھوں پہ گیا تو وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہوا تھا۔

وہ اس پہ نظریں جمائے ہوئے تھی جب وہ اس سے نظریں چرائے فاصلہ بنانے لگا تھا۔

"پلیز مسٹر سائنٹسٹ، اور کتنا کہ میں خود کو تمہارے آگے گراؤں میری محبت کو میرا جرم نہیں بناؤ یہاں سے

جانے سے پہلے کوئی امید کا جگنو ہی تھا دو تہا کہ دوبارہ آنے کی سبیل پیدا ہو سکے؟"

وہ بے بس ہوتی سسکی تھی جب وہ اسے مکمل چھوڑے تیزی سے کمرے سے نکلنے لگا تھا۔

"پرسوں یہاں میرا آخری دن ہے لیکن اگر تم چاہو تو مجھے یہاں روک سکتے ہو۔"

آئیو کی آواز میں بے چینی گھلی تھی جبکہ دوسری طرف قفل لگے لبوں پہ ایک پراسرار سی مسکراہٹ اپنی جھپ دکھائے گم ہو چکی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

واپس مڑتے ایک سرد نگاہ اس پہ ڈالی اور باہر چلا گیا تھا۔

وہ بے جان سی بستر پہ بیٹھی اسکی شرٹ سے آتی مہک اپنے اندر اتارنے لگی تھی جو ابھی بھی اسکے جسم سے چپکی۔

"بنا شرٹ والا باڈی بلڈر۔"

آئیو اسے یاد کرتے مسکائی تھی۔ یہ سوچنا کتنا عجیب تھا کہ وہ شخص اسے اپنی شرٹ پہنائے ایک بنیان اور ٹراؤزر

میں واپس گیا تھا۔

ناول: دشت آرزو.... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

محبت کیلئے کوئی شرط لازم نہ تھی، کوئی ذات، رنگ نسل، زبان کچھ بھی خاص نہیں بس جو دل کو اچھے لگ جائیں وہ انمول ہو جایا کرتے ہیں اتنی سی داستان تھی اسکی محبت کی۔

کیسے، خدا نے اس کے دل میں اس اجنبی شخص کیلئے شدت والی محبت پیدا کر دی تھی جو شاید بولتا تھا پر اپنی آنکھوں سے۔

شام میں وہ اپنی روم میٹ میشاء کے ساتھ ہوٹل کے کیفے ٹیریا میں بیٹھی کافی پی رہی تھی جب اسے پر مژدہ دیکھتے وہ اسکی اداسی کی وجہ معلوم کیے بنا نہیں رہ سکی تھی۔

"میں نہیں جانتی اس دنیا میں پیار نامی کسی شے کا وجود ہے یا نہیں لیکن میرے اندر ایک خالی پن کا احساس ہونے لگا ہے، میشاء جب وہ میرے آس پاس ہوتا ہے نامانوزندگی مسکرانے لگتی ہے وہ مجھے انور کرے بیشک دیکھے بھی نا، مگر سامنے رہے۔"



میشاء کو اسکی دیو داس کتھاسنتے چھو لگا تھا۔
"تم پاگل ہو چکی ہو آئیو، وہ تم سے کتنا کے عمر میں بڑا ہو گا اور اس پہ تمہیں اسکا نام بھی معلوم نہیں ہے، کوئی ٹھکانہ اور نہ ہی کچھ اور جانتی ہو اسکے بارے میں، کیا ہے؟ کون ہے؟ کیسا ہے یہاں کیوں ہے؟ محض دو تین ہوئی حادثاتی ملاقاتوں کو تم پسندیدگی یا یہ فضول محبت کا نام کیسے دے سکتی ہو بھلا؟"

آئیو نے اسکی بات کو ان سنا کر دیا۔

Posted On Kitab Nagri

"کیا تم بتا سکتی ہو اسے تمہارے روم، تمہاری ہوٹل تک کا ایڈرس کہاں سے ملا جو وہ تمہیں بچے سے اٹھائے بنا تم سے کچھ پوچھے یہاں لے آیا؟"

میشاء کا چہرہ غصے کی شدت سے تمٹما اٹھا تھا۔ آیو سے اتنی بیوقوفی والی حرکات کی امید میشاء کو نہ تھی۔

جبکہ اسکی جرح پہ آیو بھونچکی رہ گئی اور غصے میں اپنا کافی مگ پیٹختے کھڑی ہوئی تھی۔

میشاء کو اسکی حرکت اور یہ دیوانہ پن ایک آنکھ نہیں بھایا تھا جہاں لوگ اسکی اس حرکت پہ متوجہ ہونے لگے تھے۔

"اسٹاپ اٹ آیو پاگل ہو گئی ہو تم لازمی نہیں اگر آج وہ تمہیں نظر آیا ہے تو کل۔۔۔"

"سٹ اپ میشاء کوئی حادثاتی ملاقات نہیں ہے ہماری۔"

وہ نتھنے پھلائے کھڑی تھی۔

"ٹھیک ہے تو پھر پری پلینڈ ہو گی یقیناً جہاں تم ہو وہاں وہ۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

میشاء نے طنزیہ کہا۔

"تقدیر نامی کسی چیز پہ یقین رکھتی ہو تم محترمہ، تقدیر، قسمت ہے جو ہمیں بار بار ملارہی ہے۔"

آیو نے آنکھیں بند کیے ایک جذب کے عالم میں کہا تھا بند آنکھوں پہ اسکا عکس جھلایا تو فٹ سے آنکھیں کھول

دیں اور ایک شناسا خوشبو کو اپنے آس پاس محسوس کرتے دل دھک سارہ گیا۔

Posted On Kitab Nagri

"تقدیر اوہ مائے گاڈ یہ کوئی بالی ووڈ مووی نہیں چل رہی جہاں تم جینا صرف میرے لیے گنگنائی ہوئی، اسکا انتظار کرتی تقدیر کے سہارے گھومتی پھرو۔"

میشاء نے ایک بار پھر سے اسے سنائی چاہی جسکی

سانس تھمی تھی، جاگتے میں خواب کا گمان ہوا تھا لیکن نہیں وہ ایک حقیقت کے جیسے چلتے پھرتے اسکے سامنے سے گزرتے کونے والی ٹیبل پہ جا بیٹھا تھا۔

میشاء نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

ایڈیز کی بلیک ٹی شرٹ اور آف وائٹ ٹراؤزر میں کیجوئل ڈریسنگ کے ساتھ وہ اپنی چھا جانے والی پرسنلیٹی کے ساتھ سامنے ہی برجمان نظر آیا تھا۔

"تمہیں نہیں لگتا یہ ایک پراسرار آدمی ہے آئی۔ مین ہر اس جگہ پہنچ جانا جہاں بھی تمہارے ہونے کا امکان ہو؟"

میشاء نے بنا شکست مانے اسکی توجہ دوسری جانب مبذول کروانی چاہی تھی ایک ہی دن میں دوبار کا ٹکراؤ محض اتفاق نہیں تھا۔ لیکن وہ میشاء کی بات پہ کان دھڑے بنا ہی اسکی طرف بڑھی تھی۔

میشاء پتلیاں سکڑے اسے دیکھنے لگی تھی جو بغیر کسی اجازت سے دھڑلے سے اسکے سامنے بیٹھ چکی تھی۔

"دیکھو مسٹر سائنٹلٹ اگرچے مجھے بہت زیادہ بولنے کی بیماری ہے لیکن پھر بھی میں تمہیں کہنا چاہو گی کہ مجھے تم ہر حال میں قبول ہو، اگر تم میرے بارے میں کچھ جاننا چاہو تو بتا سکتی ہوں کہ پاکستان میں ہمارا بہت بڑا بزنس ہے یو نوواٹ آباؤ اجداد کی وراثت سے ملا ہے۔ میرے گھر والے بہت براڈ مائنڈ ہیں اسلئے کی ایک ممالک میں مجھے گیمرز

Posted On Kitab Nagri

کیلئے سفر کی اجازت ملی ہوئی ہے۔ میری فیورٹ جگہ ایفل ٹاور ہے جو میں ابھی تک نہیں دیکھ سکی ویسے ایک ایفل ٹاور لاہور میں بھی لیکن وہاں اکثر ہی بھنگی پائے جاتے اب تم پوچھو گے بھنگی کیا ہوتا ہے تو میں تمہیں بتانا چاہوں گی کہ ڈر گزائیڈ یکٹڈ پرسن کو بھنگی کہتے ہیں۔۔۔۔

چونکہ تم مجھے اچھے لگے ہو اسلئے مجھے نہیں لگتا کہ میرے گھر میں کوئی ہمارے اس ایجنڈا فرینڈ کو ایشو کرے گا۔"

وہ ایک ہی سانس میں بنار کے بہت کچھ بول گئی تھی جن باتوں کی ضرورت بھی نہیں تھی شاید وہ ہر ملاقات میں اسے اپنے لیے کنوینس کرتی نظر آتی تھی۔

سامنے والے کی بے مہر سرد آنکھوں کا تاثر ہنوز برقرار تھا۔

"کل میرا میچ ہے اسکے ساتھ ہی ہماری ہار جیت کا فیصلہ ہو جائے گا جو کہ یقیناً میرے ہی حق میں ہوگا، کیونکہ میں نے کبھی ہارنا سیکھا ہی نہیں ہے اور میں یہ جیت تمہارے ساتھ سیلبریٹ کرنا چاہوں گی۔"

انتہائی کانفیڈنس سے کہتی وہ اسے ہی دیکھے جا رہی تھی جسکیلئے مانووائے اس سے ہٹ کے تمام مناظر دلچسپی کا محور تھے۔

آئیو نے اسکا ٹیبل پہ پڑا سیل اٹھایا تھا جسے آن کرتے فیس لاک مانگا گیا تھا۔

سامنے والے کو شاید اسکی کسی ایکٹوٹی میں کوئی

دلچسپی نہیں تھی۔

Posted On Kitab Nagri

"تقدیر اوہ مائے گاڈ یہ کوئی بالی ووڈ مووی نہیں چل رہی جہاں تم جینا صرف میرے لیے گنگنائی ہوئی، اسکا انتظار کرتی تقدیر کے سہارے گھومتی پھرو۔"

میشاء نے ایک بار پھر سے اسے سنائی چاہی جسکی

سانس تھمی تھی، جاگتے میں خواب کا گمان ہوا تھا لیکن نہیں وہ ایک حقیقت کے جیسے چلتے پھرتے اسکے سامنے سے گزرتے کونے والی ٹیبل پہ جا بیٹھا تھا۔

میشاء نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو گہری سانس بھر کے رہ گئی۔

ایڈیز کی بلیک ٹی شرٹ اور آف وائٹ ٹراؤزر میں کیجوئل ڈریسنگ کے ساتھ وہ اپنی چھا جانے والی پرسنلیٹی کے ساتھ سامنے ہی برجمان نظر آیا تھا۔

"تمہیں نہیں لگتا یہ ایک پراسرار آدمی ہے آئی۔ مین ہر اس جگہ پہنچ جانا جہاں بھی تمہارے ہونے کا امکان ہو؟"

میشاء نے بنا شکست مانے اسکی توجہ دوسری جانب مبذول کروانی چاہی تھی ایک ہی دن میں دوبار کا ٹکراؤ محض اتفاق نہیں تھا۔ لیکن وہ میشاء کی بات پہ کان دھڑے بنا ہی اسکی طرف بڑھی تھی۔

میشاء پتلیاں سکڑے اسے دیکھنے لگی تھی جو بغیر کسی اجازت سے دھڑلے سے اسکے سامنے بیٹھ چکی تھی۔

"دیکھو مسٹر سائنٹلٹ اگرچے مجھے بہت زیادہ بولنے کی بیماری ہے لیکن پھر بھی میں تمہیں کہنا چاہو گی کہ مجھے تم ہر حال میں قبول ہو، اگر تم میرے بارے میں کچھ جاننا چاہو تو بتا سکتی ہوں کہ پاکستان میں ہمارا بہت بڑا بزنس ہے یو نوواٹ آباؤ اجداد کی وراثت سے ملا ہے۔ میرے گھر والے بہت براڈ مائنڈ ہیں اسلئے کی ایک ممالک میں مجھے گیمرز

Posted On Kitab Nagri

کیلئے سفر کی اجازت ملی ہوئی ہے۔ میری فیورٹ جگہ ایفل ٹاور ہے جو میں ابھی تک نہیں دیکھ سکی ویسے ایک ایفل ٹاور لاہور میں بھی لیکن وہاں اکثر ہی بھنگی پائے جاتے اب تم پوچھو گے بھنگی کیا ہوتا ہے تو میں تمہیں بتانا چاہوں گی کہ ڈر گزائیڈ یکٹڈ پرسن کو بھنگی کہتے ہیں۔۔۔۔

چونکہ تم مجھے اچھے لگے ہو اسلئے مجھے نہیں لگتا کہ میرے گھر میں کوئی ہمارے اس ایجنڈا فرینڈ کو ایشو کرے گا۔"

وہ ایک ہی سانس میں بنار کے بہت کچھ بول گئی تھی جن باتوں کی ضرورت بھی نہیں تھی شاید وہ ہر ملاقات میں اسے اپنے لیے کنوینس کرتی نظر آتی تھی۔

سامنے والے کی بے مہر سرد آنکھوں کا تاثر ہنوز برقرار تھا۔

"کل میرا میچ ہے اسکے ساتھ ہی ہماری ہار جیت کا فیصلہ ہو جائے گا جو کہ یقیناً میرے ہی حق میں ہوگا، کیونکہ میں نے کبھی ہارنا سیکھا ہی نہیں ہے اور میں یہ جیت تمہارے ساتھ سیلبریٹ کرنا چاہوں گی۔"

انتہائی کانفیڈنس سے کہتی وہ اسے ہی دیکھے جا رہی تھی جسکیلئے مانووائے اس سے ہٹ کے تمام مناظر دلچسپی کا محور تھے۔

آئیو نے اسکا ٹیبل پہ پڑا سیل اٹھایا تھا جسے آن کرتے فیس لاک مانگا گیا تھا۔

سامنے والے کو شاید اسکی کسی ایکٹوٹی میں کوئی

دلچسپی نہیں تھی۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آئیو نے موبائل اسکے سامنے کیا جسے فوراً سنسٹر کیا گیا تھا پر سامنے والے کو پھر بھی اس سے کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔ وہ اسکے موبائل میں اپنا نمبر فیڈ کرتے اسکے سامنے رکھ گئی تھی۔

"رات کے گیارہ بجے تک میں تمہاری رسپونڈ کال کا ویٹ کرونگی اور اگر تم نے مجھے کال بیک نہیں کی آئی سوئیر تمہیں پندر منٹ بعد اسی بچہ میری لاش ملے گی جہاں سے تم نے مجھے بچایا تھا یہ میرا وعدہ ہے تم سے۔"

انتہائی سنجیدگی سے کہتی وہ وہاں سے چلی گئی تھی۔

وہ حد درجہ جذباتی لڑکی جذباتوں کے سمندر میں بہہ نکلی تھی کیونکہ وہ شخص بار بار اسکے سامنے آتے اسکے شوق کو بھڑکار رہا تھا۔

میشاء نہیں جانتی تھی کہ اسکی کیا بات ہوئی ہے مگر اتنا ضرور جان چکی تھی کہ وہ سامنے والے کو اپنی عادت کے مطابق دھمکیاں ضرور لگا چکی ہوگی اور اپنا ہی نقصان کروائے گی۔

.....♦♦♦.....

www.kitabnagri.com

اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جاے۔
Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

" بی بی جی اتنی جلدی میں یہی عارضی ٹھکانہ مل پایا ہے مجھے لیکن میں کل تک اس سے اچھی جگہ کا بندوبست کر لوں گا۔ جی میں یہ بھی جانتا ہوں یہ جگہ آپ کے رہنے کے قابل اور شایان شان نہیں ہے لیکن آج رات تک کا گزارہ کر لیں۔ "

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

راجو شر مندہ شر مندہ سا اسکے سامنے وضاحتیں دیتے بولا تھا جیسے ہیزل کی یہاں موجودگی کا وہیں ذمہ دار ہو۔

"یہاں کوئی عورت نہیں ہے راجو؟"

اس نے بے چین انداز میں اس جھوپڑی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

"ہیں جی میری چچی وہ آپ کیلئے کھانا تیار کر رہی ہیں آپ بے فکر ہوں کے آرام کریں میں باہر ہوں۔"

وہ شخص جسکے ہاتھ اچانک ہی ہفت قلم لگا تھا وہ بھلا

کیسے نہ پھولے سماتا۔

اب تک ہیزل اتنا ہی جان پائی تھی کہ وہ خانہ بدوش پٹھان تھا جو کہ روایتی پٹھانوں کے جیسے بے تحاشا سفید رنگت کا حامل ایک خوبصورت خدوخال کا آدمی تھا لیکن اسکا جرم شاید غریبی تھی جو کوئی بھی اس پہ التفات نگاہ نہیں ڈالتا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

ہیزل اسکے جاتے ہی ضبط کا دامن چھوڑ بیٹھی تھی۔

سب کچھ اتنا اچانک ہوا تھا کہ وہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی۔

ابھی کل ہی کی تو بات تھی آفندی ہاؤس میں ایک ایسا وجود بھی تھا جو گھر کے بڑوں سے برداشت نہیں ہوتا تھا مگر آفندی صاحب کے غصے کی وجہ سے سب برداشت کرنے پر مجبور تھے۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اور ہیزل کو ایسا محسوس ہوتا کہ جیسے اس دنیا میں وہ صرف اپنی تذلیل برداشت کرنے کے لیے ہی پیدا ہوئی تھی لیکن عمیس کی مہندی والے دن تابندہ سکندر کی ایک چال نے اس سے وہ مصنوعی سہارا بھی چھین لیا تھا۔ اس نے پلکیں جچھکیں تو جیسے گزری شب کا منظر آنکھوں میں آن سما یا تھا۔

ماضی۔۔۔

"ارے کلمو ہی کدھر ہو؟"

ہیزل جو بڑے انہماک سے مہندی کا تھال سجانے میں مصروف تھی اچانک تابندہ سکندر کی آواز پر گھبراتے ہوئے اٹھی تھی جبکہ "جی تائی" کہتے ہوئے جو نہی انکی طرف مڑی ہاتھ مہندی کی تھال کو لگا تھا سارے پھول اور مہندی فرش پر بکھرے تھے۔

ابھی وہ یہ سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ کیا ہوا ہے جب سر اٹھاتے ساتھ ہی ایک زوردار تھڑا سکے رخسار پہ پڑا تھا اور ہیزل کو ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے جلتا ہوا انگارہ اس کے رخسار پہ رکھ دیا ہو۔

وہ اجنبی نگاہوں سے تابندہ سکندر کو دیکھنے لگی تھی۔

"تنت تائی اس میں مم۔۔۔ میری کوئی غلطی نہیں ہے، آپ نے مجھے بلایا تو میں جلدی میں اٹھی تھی جس کی وجہ سے یہ گر گیا۔"

Posted On Kitab Nagri

وہ آنکھوں میں موتی بھرے وضاحت دینے لگی تھی جسے کسی کھاتے میں نہیں رکھا گیا تھا۔

"ارے یہ کیا کر دیا مہندی کا گرنا کوئی اچھا شگن نہیں ہے کلمو ہی تجھ سے ہمارے بچوں کی خوشیاں کیوں نہیں دیکھی جاتیں۔"

مسز خاقان نے اسے یوں مہندی کا تھال الٹائے دیکھ کر کہا تھا۔

"پرچی میں نے یہ جان بوجھ کر نہیں کیا ہے۔"

ایک بار پھر سے خود کو بے قصور ثابت کرنا چاہا پر چاند گرہن کا عکس لیے ہیزل کا وضاحتی بیان اس کے نصیب کی سیاہی نہیں مٹا سکتا تھا۔

"دیکھا اب کیسے زبان لڑا رہی ہے اب ہمارا منہ کیا دیکھ رہی ہو اس کو صاف تمہارا باپ کرے گا۔"

ہیزل نے ان بے حس لوگوں کو دیکھا جو دن رات ماں باپ کے طعنہ دینا نہ بھولتے تھے جن کو وہ آج تک دیکھ ہی نہیں سکی تھی۔

www.kitabnagri.com

ان دیکھے لوگوں سے اس گھر کے لوگوں کی نفرت اس کا دل جلاتی تھی لیکن وہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔

"اب کیا مہارانی صاحبہ ایسے ہی ہمارا منہ دیکھتی رہو گی یا اسے بھی صاف کر دو گی؟"

ہیزل نے مزید انکی ڈانٹ پھٹکار سننے سے بہتر جانا تھا اپنی غلطی کو سدھارنا۔

"اب یہ لڑکی مجھ سے اور برداشت نہیں ہوتی پلیز اس کا کچھ کرو۔"

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

مسز خاقان نے بر چھی برساتے انداز میں کہا تابندہ سکندر کو کہا تھا۔

"یہ لڑکی اب پوری شادی میں مجھ سے بھی برداشت نہیں ہوگی واقعی اس کا کچھ کرنا پڑے گا پر کریں کیا؟"

اچانک سے ان کی آنکھیں ایک بہترین منصوبہ بناتے، شیطانی سوچ سے مسکرا اٹھی تھیں۔

"اے لڑکی چھوڑ اسے ادھر آؤ میری بات سنو!"

اب کے تابندہ سکندر کا انداز بدلہ تھا۔

وہ انکے بدلے انداز پہ حیران ہوتی آگے آئی تھی۔

"جی تائی؟"

ہیزل نے اپنی نم آنکھیں چھپاتے ہوئے ان کی طرف دیکھا۔

"ایسا کرو گھر کے پچھلی طرف جو کمرہ ہے اس میں کچھ مہندی کا ایکسٹراسامان میں نے رکھوایا تھا وہ لے آؤ۔"

تابندہ کی بات پہ وہ حیرت زدہ ہوئی تھی۔
www.kitabnagri.com

"پرا دھر ادھر تو کوئی نہیں جاتا اور آپ نے وہاں پر ایسا کونسا سامان رکھوایا ہے جسے ابھی لانا ضروری ہے؟"

ہیزل کی جراح انہیں بالکل پسند نہیں آئی تھی تبھی ماتھے پہ تیوری چڑھائی۔

"اے لڑکی جتنا کہا جائے اتنا کرو بس۔"

Posted On Kitab Nagri

"جی تائی۔۔"

ہیزل نے اتنا کہا اور بنا سوچے سمجھے چل دی۔

ہیزل کے جانے کے بعد مسز خاقان نے انکے منصوبے کی بابت جاننا چاہا تو انہوں نے ہونٹوں پہ انگلی رکھے انہیں خاموش رہنے کا خفیف سا اشارہ کیا۔

"ارے کوئی سامان و امان نہیں ہے تم لوگ ہی کہہ رہے تھے پوری شادی میں اس کی شکل نہیں دیکھنا چاہتی سمجھو ہو گیا کام۔۔"

دوسری طرف ہیزل یہ سوچ رہی تھی کہ اگر یہی تھاں انکی اپنی بیٹی سے گرتا تو وہ اسے بھی ایسے مارتی کیا۔ ہیزل بس اتنا ہی سوچ سکی۔

"اگر آج میرے بھی ماں باپ ہوتے تو آج میں دوسروں کے رحم و کرم پر نہ ہوتی۔۔"

انہی سوچوں کی دلدل میں دھنسی جب وہ اس کمرے میں داخل ہوئی تو نہیں جانتی تھی کہ وہ بند ہونے والا کواڑ اسکی زندگی کو ہولناکی کا شکار کرتے اسکا وجود یہاں سے ختم کر دے گا۔

زندگی کیا کھیل کھیلنے والی تھی ہیزل کے ساتھ اگر اسے پتہ ہوتا تو وہ بھول کر بھی اس کمرے میں نہ جاتی۔

ایک سسکی سی لبوں سے آزاد ہوئی اور وہ ماضی سے نکلتے حال میں آئی تھی۔

"سلام بیبی صاحب۔"

Posted On Kitab Nagri

سامنے ہی ایک ادھیڑ عمر عورت جھونپڑی کے دروازے نماپردے کو ہٹائے کھانا ہاتھ میں لیے کھڑی تھی۔ شاید وہ راجو کی کوئی رشتہ دار تھی ہیزل نے سر کو ہلکی سی جنبش دیے گویا فارمیسی نبھائی تھی۔ ہیزل کو اسکے سامنے کھانا کھاتے جھک محسوس ہو رہی تھی لیکن کل کا بھوکا پیٹ کہاں صبر کرنے والا تھا۔ راجو اسے نکاح کے بعد اپنے گاؤں لے آیا تھا جہاں اسکی کل فیملی ایک چچا اور چچی موجود تھے جبکہ ماں باپ کے سائے سے وہ بھی محروم ہی تھا۔ کھانا کھاتے ہی وہ لیٹ گئی تھی۔

آدھی رات کا وقت تھا جب اسکی آنکھ کچھ سرگوشیوں سے کھلی تھی تھوڑا چوکنہ ہوتے وہ اٹھ بیٹھی۔ جھونپڑے میں ایک ضعیف سالیپ بامشکل اندھیرے کو چیرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ پاس سے آتی سرگوشیاں اس میں ایک تجسس سا برپا کر گئی تھیں۔

"اتنے سالوں کی محنت کا صلہ ملا بھی تو کیا یہ لڑکی میرا دل چاہ رہا ہے تمہیں گولی سے اڑا دوں بجائے لمبا ہاتھ مارنے کے، تم ایک ناکامی میرے منہ پہ مارنے چلے آئے ہو۔"

کوئی انتہائی غضبناک ہو رہا تھا لیکن ہیزل کہیں سن نہ لے اس ڈر سے آواز دھیمی رکھنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔ "میں نے اس گھر کا ایک ایک کونہ ازبر کر لیا تھا کہاں پہ آفندی کا خزانہ دفن ہے یہ تک بھی معلوم کر لیا تھا لیکن اس لڑکی نے میری دو سالہ محنت پہ پانی پھیر دیا، میرا بھی یہی دل چاہ رہا ہے کہ اسے زندہ گاڑ دوں۔"

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

یہ آواز، ان اجنبی آوازوں میں اس آواز سے وہ باخوبی آگاہ تھی۔ ایک خوف کی لہر پورے وجود میں سرایت کر گئی تھی۔

ہیزل کو اپنی موت سامنے نظر آنے لگی تھی راجو ایک بہت بڑا فراڈ ثابت ہوا تھا۔

وہ جھکی آنکھوں والا شخص ایک چور، لوٹیر تھا اس سے آگے وہ سوچ ہی نہیں پائی تھی اسے کچھ بھی کر کے یہاں سے نکلنا تھا۔

وہ تمام رات اس نے اجنبی ماحول میں پینتے اندیشوں میں جاگتے گزاری تھی۔



اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، ارٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا جائے۔



بلیک پیلس پیچ و بئی۔۔۔

چودھویں کا چاند اپنا عکس پانی پہ بکھیرے عجیب پر اسرار سما حول پیدا کر رہا تھا۔

کچھ من چلے رو مینٹک کپل ہاتھ میں ہاتھ دیے اس منظر سے محفوظ ہو رہے تھے جبکہ وہ بے چین نگاہیں چاروں طرف ہی دوڑا رہی تھی۔

رات بیت رہی تھی دل میں کئی دھڑکے سر اٹھانے لگے تھے اگر وہ نہ آیا تو؟ کیا وہ اپنا کہا پورا کرے گی؟

ناول: دشت آرزو.... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اس نے موبائل پہ کال نہیں کی تھی وہ بار بار امید بھری نگاہیں بے جان سیل پہ ڈالتی۔۔ شاید کوئی اشارتی مسیج کال کچھ مل جائے لیکن نہیں نہ ہی اس نے آنا تھا اور نہ وہ آیا لیکن کچھ دیر بعد عربی شرتے ضرور رات کے اس پہر اسے وہاں اکیلا دیکھتے ڈانٹ رہے تھے۔

وہ ڈھیٹ بنی خود کو انکی زبان سے لاعلم ظاہر کر رہی تھی جب سیاہ سائیہ چاند اور اسکے بیچ آن رکا تھا۔

ان شرتوں نے اسے دیکھتے سیلوٹ جھاڑ اور خاموشی سے چلے گئے تھے۔

وہ نظریں اٹھائے آنے والے کو دیکھنے لگی۔

"اومائے گاڈ ! مجھے یقین تھا تم ضرور آؤ گے۔"

وہ خوشی سے نہال ہوتے پھر سے اس سے چپکنے کو تھی جب اس نے اپنے بازو کو ڈھال بنائے ایک مخصوص باؤنڈری سی بنائی تھی۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

"تم یہاں یہ دیکھنے آئے تھے ناکہ میں سو سائیڈ کرتی ہوں یا نہیں تو دیکھنا چاہو گے میں اپنے الفاظ کی کتنی پابند ہوں؟"

اس نے چلنچنگ بلو آئیز اس پہ گاڑے کہا لیکن دوسری طرف سے وہی جان لیوا خاموشی۔

وہ غصے سے کانپتی پانی کی طرف بھاگی تھی جب کہ اس نے روکنے کی بھی کوشش نہیں کی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

خاموش سمندر کا گہرا پانی اسے خوف میں مبتلا کر رہا تھا لیکن وہ اپنے لفظوں سے ہٹ نہیں سکتی تھی اس سے پہلے کہ وہ پورے وجود سے غائب ہوتی کسی نے اسے مومی گڑیا کی مانند اٹھایا اور اپنے ساتھ لے جانے لگا تھا جب وہ اسکی گرفت میں پھڑپھڑائی۔

"آئی ہیٹ یو مسٹر سائلنٹ مر جانے دو نا مجھے کیوں بار بار بچا رہے ہو۔"

وہ پانی سے باہر نکلنے کی تگ و دو میں تھا جب کہ وہ اسکے سینے کو پہ اپنا جبر آزما تے اسکا صبر آزما رہی تھی۔

اسکی حد ختم ہوئی تو اس نے زخمی بلی کے جیسے نوکیلے پنچے اسکے چہرے پہ گاڑے۔

اس نے ایک دم ہی آیو کو چھوڑا تھا لیکن وہ حفاظتی اقدام میں اسکا گریبان پکڑتے پکڑتے اسے بھی اپنے اوپر گرا گئی تھی۔

اس طرح اچانک گرنے سے وہ گڑبڑایا تھا اور بنا سوچے سمجھے ہی آیو کو تھپڑ دے مارا۔

www.kitabnagri.com

کتنے ثانیے وہ بے یقینی کی صورت بنے اس تھپڑ کی جلن اپنے رخسار پہ محسوس کر رہی تھی۔

اسکی آنکھوں سے ٹپکتے آنسوؤں دیکھ وہ بھی جیسے شرمندہ ہوا تھا اس نے ہاتھ بڑھائے آیو کو اٹھنے کیلئے سہارا دینا چاہا تھا پر وہ اسکا ہاتھ جھٹکتے اپنے سہارے کھڑے ہونے کی تگ و دو میں تھی لیکن توازن برقرار نہیں رکھ پائی تھی اس سے پہلے کہ وہ دوبارہ گرتی وہ اسکی کمر گرد مضبوط حصار باندھے جھٹکے سے اسے اپنے ساتھ لگا گیا تھا۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ اسکے سینے سے لگتے مسٹر سائلنٹ کی دھڑکنوں کی آواز بھی سن سکتی تھی۔

وہ سارا جمع غبار اسکے سینے پہ سر رکھے نکالنے لگی تھی۔ دل نے بغاوت کی تھی اور ایسی بری بغاوت کہ اپنا آب بس میں نہیں تھا وہ سوائے اس اجنبی کیلئے آنسو بہانے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

وہ اس فسوں خیز ماحول میں چھائی معنی خیز تنہائی سے نظریں چراتے اسے خود سے الگ کر گیا تھا۔

آیو کے کپڑے بھگتے ہوئے اسکے جسم کے ساتھ چپک چپکے تھے جبکہ کچھ حال مسٹر سائلنٹ کا بھی ایسا ہی تھا۔

"کیا تم سچ میں چاہتے ہو میں مر جاؤں؟"

وہ سوالیہ نشان بنی اسکے سامنے آئی تھی۔

لیکن دوسری طرف ہنوز خاموشی۔

"کیا تم یہاں مجھے تھپڑ مارنے آئے تھے۔"

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

اب کے چہرہ خطرناک حد تک سرخ پڑ چکا تھا۔

آئیو کی ہر بات کا جواب صرف خاموشی تھا، رخسار پہ آئے موتیوں کو وہ بے دردی سے صاف کرتے دوڑتے قدموں سے

اسکے اور اپنے درمیان کا فاصلہ بڑھائے اس سے دور ہوتی جا رہی تھی۔

شاید وہ ان راہوں کی مسافر بن رہی تھی جنکے آگے کا سفر ماسوائے سراب کے کچھ نہیں تھا۔

ناول: دشت آرزو.... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اسیلے خود کو سنبھالنے کا وقت ہو چکا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد اس نے اپنے برابر میں کسی کے چلنے کی آہٹ سنی تھی وہ آنکھیں بند کیے بھی اسکی خوشبو محسوس کر سکتی تھی وہ آہو کے ساتھ تب تک چلا تھا جب تک وہ کیب ہائر کیے اسے اپنا ڈریس بتائے وہاں سے چلی نہیں گئی تھی۔

گہری سیاہ آنکھوں نے دور سمندر کی نیلا ہٹ میں ڈوبے چاند کو دیکھا اسے وہ روشنی اچھی لگ رہی تھی۔

"اور مزے کی بات بتاؤں انکے پاس نا بہت سے راز ہوتے ہیں اور وہ کسی کو اتنی جلدی اپنا ہمارا نہیں بناتے۔۔ ہیں

نا انٹر سٹنگ بات کیا سچ میں ایسا ہے؟ تو اسکا مطلب ہے تم مجھے دوست نہیں بناؤ گے؟"

اسکے بڑھتے قدم سمندر کی طرف قدم اٹھا رہے تھے اسے موجوں کی سرگم اچھی لگ رہی تھی کیونکہ وہ سمندر اپنا

ہمارا لگ رہا تھا کیونکہ وہ بھی اسکے جیسے گہرا تھا۔

Kitab Nagri

www.kitabnagri.com

.....♦♦♦♦♦.....

اسے خان ہاؤس میں آئے مہینہ ہو چکا تھا۔

Posted On Kitab Nagri

غازیان کے حکم پہ اسے گھر میں آیا کی حشیت دیتے بچوں کی کسٹڈی دے دی گئی تھی جس کا کام بچوں کو سنبھالنا تھا اور وہ انکے چھوٹے چھوٹے کام اپنے ہاتھ سے کرتی نظر آتی۔

مسسز خان کو وہ خاموش طبع لڑکی بہت اچھی لگی تھی جو پہروں بیٹھے انکی باتیں سنتی رہتی اور مسکراتی رہتی تھی۔ اسکے انداز و اطوار سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ کسی اچھے گھر کی لڑکی ہے۔

حزلہ اور بسملہ نے اسے آنی کا خطاب دیتے کافی اچھی دوستی گانٹھ لی تھی۔

اور رہا غازیان بہت کم ہی اسکی شکل دیکھنے کو مل رہی تھی۔ اس دن بھی وہ کافی دیر سے بیٹھی مسسز خان کی باتیں سن رہی تھی جب اچانک سے ہی انہوں نے فریج سے اسکے رشتے کی بابت معلوم کیا کہ وہ کہیں منسوب تو نہیں تھی۔

وہ خاموشی سے سر نفی میں ہلا گئی تھی تو انکی تو جیسے مراد بر آئی تھی لیکن ڈھکے چھپے لفظوں میں وہ اکثر اسکی تعریف کرتے اس جیسی بھولانے کی خواہش ظاہر کرتیں۔

"ہمیں گھر کیلئے آیا کی نہیں حزلہ اور بسملہ کیلئے ماں کی ضرورت ہے غازی کی ضد ہے کہ جب تک وہ بچوں کو اپنے پاؤں پہ کھڑے ہوتے نہ دیکھ لے شادی نہیں کرے گا۔"

مسسز خان نے اس لہجے میں کہا۔

"تب تک محترم خود ہی پاؤں پہ کھڑے ہونے جتنے نہیں رہیں گے۔"

ایسا اس نے صرف سوچا تھا کہا نہیں۔

Posted On Kitab Nagri

"مجھے لگتا یہی حسرت لیے میں نے دنیا سے چلے جانا ہے۔"

مسسز خان پہ آج پھر سے خود ترسی کا دورہ پڑا تھا۔

وہ اسکے سامنے دل ہلکا کرتی اٹھ گئی تھیں۔

اور وہ بھی اٹھ کے بچوں کے پاس آگئی جب وہ تیزی سے کمرے میں داخل ہوا تھا۔

"کیا خناس بھرا ہے تم نے ماما کے دماغ میں، ایک بات اچھے سے یاد رکھو لڑکی تم یہاں ایک نوکرانی کی حیثیت سے آئی ہو رانی بننے کے خواب مت دیکھنا پہلی فرصت میں یہاں سے تمہیں نکالنے کا بندوبست کرتا ہوں میں۔"

ماٹھا مسلتے وہ اس پہ دھاڑا تھا۔

وہ جو اچانک آنے والی آفت پہ حیران پریشان تھی اسکی بات پہ سٹک گئی۔

تبھی دماغ کے پردے پہ ایک منظر عیاں ہوا تھا۔

"آپ شاید بھول رہے ہیں یہ نوکرانی آپکے نکاح میں بھی ہے اگر مجھے یہاں کی مالکن بننے کا شوق ہوتا تو پہلے دن

ہی مسسز خان پر اپنی حیثیت واضح کر دیتی۔"

وہ ترکی بہ ترکی جواب دیتے وہاں سے ہٹ گئی تھی غازیان تلملا کے رہ گیا۔

پورا دن ہی وہ شدید غم و غصے میں رہی تھی وہ شخص قدم قدم پہ اسے نچا دکھانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔

رات گئے جب تمام کاموں سے فراغت پائے وہ لیٹی تو وہ بھی بنادستک دیے اسکے کمرے میں آیا تھا۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

وہ اسے دیکھتے اٹھ بیٹھی تھی لیکن خاموشی سے رخ موڑ لیا تھا۔

"کیوں آئے ہو ایک نوکرائی کے کمرے میں۔"

اسے خود کو گھورتا پا کے وہ تذبذب کا شکار ہوتے بولی۔

"یہ نوکرائی میری بیوی بھی تو ہے۔"

وہیں شوخ متبسم انداز اسکی جان ہوا ہونے لگی تھی ابھی صبح ہی تو وہ دعا کر کے آئی تھی۔

"وہ تم مجھے خواہ مخواہ ہی مسسز خان کو غلط پٹیاں پڑھانے کا الزام عائد کر رہے تھے تو۔۔۔"

اسکے اپنی جانب بڑھتے قدموں پہ اسکی زبان لگھیا ئی تھی۔

"تو مسسز غازیان؟"

اسکے سامنے آتے کہا تو وہ نظریں چراگئی۔

مہندی رنگ کے سوٹ میں اسکا صاف شفاف رنگت دکھائی دے رہی تھی۔

"کیا خیال ہے اگر می کو تمہاری اصل حثیت بتادی جائے یوں چھپ چھپ کے تمہارے روم میں آنا نہیں پڑے

گا۔"

غازیان نے جی جان سے اسے تپایا تھا۔

اسکے انداز بدلے تھے۔

ناول: دشت آرزو.... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"دیکھو۔۔۔"

"دیکھ ہی تو رہا ہوں.. کہ

ایک بوسے کے بھی نصیب نہ ہوں

ہونٹ اتنے بھی اب غریب نہ ہوں " ..

اپنی بات ادھوری چھوڑے بے ساختہ انداز میں شعر پڑھا تو اس کے رخسار گل و زار کے جیسے کھلنے لگے تھے۔

وہ بے خود سا اسے دیکھنے لگا تھا۔
Kitab Nagri

"اگر یہی ظلم رہے تو ایک دن بہت بڑا جرم سرزد ہو جائے گا ہم سے پھر کوئی شکایت ان لبوں پہ نہ آنے پائے۔"

غازیان نے اس کے لبوں پہ شہادت کی انگلی پھیرتے کہا تھا۔

"شش۔۔ شرم تو نہیں آتی تمہیں دو بچوں کے باپ ہوتے ہوئے یہ سب گھٹیا حرکتیں کرتے ہوئے۔"

فریحہ کا روہانسی انداز دیکھتے وہ بے ساختہ قہقہہ لگا کے ہنس پڑا تھا وہ سہمی سے دروازے کی اور دیکھنے لگی تھی مسسز خان کسی بھی وقت آسکتیں تھیں جبکہ وہ ڈھیٹ بنا اپنی موجودگی کا پتہ دیتے اسکی ریپوٹیشن خراب کرنے پہ تلا تھا۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"کیا کر رہے ہو بیوقوف انسان آواز باہر تک جا رہی ہے۔"

وہ جلدی میں اسکے لبوں پہ ہاتھ دھرتے اسکے شوق لطافت کو مزید ہوا دے گئی تھی۔

خدا کو مان کہ تیرے لب کے چومنے کے سوا

کوئی علاج نہیں آج کی اداسی کا۔۔۔۔۔

اپنے لبوں پہ جمے اسکے ہاتھ کو لبوں سے چھو اتو جیسے ایک بجلی سی وجود میں بھری تھی اس نے فوراً اپنا ہاتھ پیچھے ہٹانا چاہا تھا لیکن وہ اسے اپنی گرفت میں لے چکا تھا۔ ایک نظر اسکے مخملی ہاتھوں پہ ڈالے اب کے اسکے ہاتھوں کو سفر لب بام کیا تھا وہ اسکے بے باک انداز دیکھتے پلکوں کی چلمن گرا گئی تھی۔

اسے نہیں معلوم تھا کہ کب وہ دشمن کمین لڑکی اسکے دل کی دنیا کو اپنے قبضے میں کر گئی تھی لیکن غازیان کو دل۔ اور دماغ کی جنگ ہوتی بغاوت سے ڈر لگتا تھا کہیں وہ اپنوں کی خاطر اسے نہ چھوڑ دے۔

زہریلی سوچوں کا عکس نظر آیا تو منتشر ہوتی سوچوں کو یکجا کیے بے اختیار ہی اسے اپنے حصار میں لے گیا تھا۔

"پپ پلینز۔۔۔"

اسکی وار فٹنگیوں سے بوکھلاتی وہ فاصلہ بنا گئی جب دروازہ زور سے بجاتا تھا۔

ناول: دشت آرزو.... رائٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

ان دونوں کی سانس اٹکی تھی تو کیا اتنی جلدی یہ سب منظر عام پہ آنے لگا تھا اور ممی کارکیشن سوچتے اسکے چہرے کی رنگت پھیکی پڑی تھی۔

فریحہ نے ہر اسماں نظروں سے اسے دیکھتے دروازے کی طرف قدم بڑھائے تھے جب وہ ہوش میں آتے اسے روک گیا تھا۔



اسلام علیکم!

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ آپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو

www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔

اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو

ابھی ای میل کریں۔

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

Fb/Pg/Kitab Nagri

samiyach02@gmail.com

whatsapp _ 0335 7500595

انتباہ: اس ناول کے تمام جملہ حقوق کتاب نگری ویب کے پاس محفوظ ہیں کسی بھی طرح کاپی کرنے سے گریز کیا

جائے۔

اٹل صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے اپنی زندگی کے اس نئے موڑ کو سوچ رہی تھی۔

آج انکا ولیمہ انتہائی شاندار طریقے سے منعقد کیا گیا تھا۔ وہاں موجود سب لوگ خوش تھے کیونکہ ان جیسا ایکٹر شاید ہی کوئی ہو جو اندر پہنچتی کہانیوں کو انتہائی خندہ پیشانی سے سہل کرتے تھے۔

"یہ شاہ ویز اور تمہارا کوئی سین تھا کیا۔"

عمیس کی آواز پہ چونکتے وہ سیدھی ہو بیٹھی جو ٹائی ڈھیلی کرتے ساتھ ہی ڈریس کوٹ اتارے صوفے پہ پھینک گیا تھا۔

عمیس کی بات اس پہ گھڑوں پانی پھیر گئی تھی۔

"ایسے کیوں کہہ رہے ہیں آپ؟"

اٹل کے ماتھے پہ سلوٹیں نمودار ہوئی تھیں جبکہ اسکا پھینکا کوٹ اٹھائے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

"پوری تقریب میں اسکی نظریں تم سے ہٹ جو نہیں پارہی تھیں۔"

روم کو لڑ سے پانی کی بوتل نکالے وہ غٹا غٹا ایک ہی سانس میں چڑھا گیا تھا شاید اندر کی کھولن کم نہیں ہو پارہی تھی۔

الماری کھولتے امل کے ہاتھ ٹھٹکے تھے۔

مڑ کے ایک نظر اسے دیکھا جو اسے ہی عجیب نظروں سے گھور رہا تھا اسکی نگاہیں فوراً جھکی تھیں مگر عمیس کی آنکھیں اسکے سچے سنورے سراپے میں الجھی تھیں جس نے ابھی تک ویسے کاڈریس تبدیل نہیں کیا تھا۔

امل کوٹ الماری میں رکھے پلٹی تو ایک دم ڈری تھی کیونکہ وہ عین اسکے سر پہ رکا تھا۔

اسکا ہاتھ امل کی طرف بڑھا تو اسکی آنکھوں میں خوف در آیا تھا۔

عمیس نے ہاتھ بڑھائے اسکے مصنوعی جوڑے کی سینٹر پن نکالی تھی جس سے اسکے سیاہ گھنے بال سرکتے ہوئے اسکی کمر تک پھیلے تھے۔

www.kitabnagri.com

وہ کچھ لمبے مسمرانز ہوتے دو قدموں کا فاصلہ مٹاتے اسکے قریب تر ہوا تھا۔

امل آنکھیں بند کیے الماری کی پشت میں پناہ ڈھونڈنے لگی جب اسے اپنے جسم پہ سلگتے انگارے محسوس ہونے لگے تھے۔

Posted On Kitab Nagri

یو نہی ہاتھ بڑھائے اس نے اپنے حصے کا الماری کا پٹ ایک جھٹکے سے کھولا تھا امل دھکا لگنے سے اسکے سینے سے لگی تھی۔

عمیس کی آنکھوں میں ایک وحشت بھرا تاثر در آیا تھا امل سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ وہ ایسے کب تک ٹھرے گی۔ کھلے پٹ کی نوک اسکی مرمریں کمر میں گھستی جاری تھی جب اس پر رحم کھائے ایک جھٹکے سے پٹ دوبارہ بند ہوا تھا۔

امل کی کمر پہ اس اچانک کاروائی سے واضح کھروچ آئی تھی وہ سسکا اٹھی لیکن سامنے والا ہر احساس سے عاری نظر آتے اسے مکمل اپنے گھیرے میں لیے اسکے گرد اپنے بازوؤں کا مضبوط حصار باندھ گیا۔ یہ قربت من چاہی نہیں تھی۔

امل کا دل دھڑکے جا رہا تھا۔

جب اسے اپنے پاؤں کے قریب کچھ نرم سا گرنے کا احساس ہوا اور ساتھ ہی نہیں بلکہ یقینی طور پہ امل کے سر سے کمر تک کچھ دھیرے دھیرے سے سرک رہا تھا۔

وہ ہکا بکاسی ہوش میں آتے عمیس کو پیچھے دھکیل گئی جہاں اسکے چہرہ ایک انوکھی خوشی سے جگمگا رہا تھا۔

امل نے اپنے بدترین خدشے کی تصدیق کیلئے نیچے دیکھا جہاں اسکے بال اپنی قسمت پہ نوح کناں نظر آئے۔

اسکا کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر کے طرف بڑھا جبکہ نظریں اسکی طرف اٹھیں تھیں جسکے ہاتھ میں قینچی تھی۔

Posted On Kitab Nagri

وہ گردن سے بھی اوپر کے حصے تک امل کے سارے بال
کاٹ چکا تھا جبکہ چند ایک حصہ اسکے بے ڈھنگے طریقے سے کاٹنے کی وجہ سے رہ گیا تھا۔
"اسکے بال بھی تو ایسے تھے نہ کیوٹ سے یہ بڑے جنگلیوں والے بال نہیں، مجھے تم نہیں چاہیے مجھے وہ چاہیے
، لیکن مجھے تم میں وہ چاہیے امل آفندی یہ تمہاری نان سینس ڈرینگ اگر وہ ہوتی تو ایسا لباس منتخب نہ کرتی۔"
امل کی آنکھوں سے آنسوؤں ٹوٹ ٹوٹ کے بکھر رہے تھے۔
"اسکی چوائس اعلیٰ تھی تبھی تم بھی اسکی چوائس پہ کھرے نہیں اترے عمیس آفندی۔"
امل صرف دل میں اسکی بات کا جواب دہرا گئی۔
"وہ شاہ ویزا سے یہ تمہارے گھنے بال پسند ہونگے یقیناً پر اب نہیں ہونگے، اب وہ تمہیں پسند نہیں کرے گا بلکہ
کوئی بھی نہیں کرے گا۔۔۔ بابا بابا۔۔۔ میں بھی نہیں۔"
عمیس نے عالم دیوانگی میں کہتے اسکے بچے کچے بالوں کو اپنی گرفت میں لیا تھا جب وہ درد کی شدت سے چیخ اٹھی
تھی۔
تمام تر ہمتیں مجتمع کرتے اس نے عمیس کو دھکا دیتے باہر کی طرف دوڑ لگائی لیکن عمیس نے اسکی ٹانگوں کے
سامنے اپنی ٹانگ لہرائی تھی جہی وہ۔ اوندھے منہ زمین پہ گرتے سسکا اٹھی۔

Posted On Kitab Nagri

"اسے واپس بلاؤ امل آفندی تم سب جانتی ہو تم اسکی ہمراز تھی، نہیں تو اس جیسی بن جاؤ کیونکہ میں امل آفندی کو نہیں چاہتا مجھے امل آفندی نہیں چاہیے۔"

پوری شدت سے اسکے بالوں کو اپنی گرفت میں جکڑے اس نے امل کے چہرے پہ پوری قوت سے تھپڑ دے مارا

اسکا ہونٹ زخمی ہوتے خون برسانے لگا تھا۔

عمیس اسے پکڑے سیدھا کر گیا شہادت کی انگلی سے اسکے ہونٹوں کو چھوا اور دوسرے ہی لمحے اس پہ جھکتے ان زخمی ہونٹوں کا خون اپنے لبوں میں سمیٹے کسی درندے کی طرح اسکے خون سے اپنی پیاس بجھانے لگا تھا۔

"تم مجھ سے بھاگنا چاہ رہی تھی نا لیکن کسکے پاس جانے کیلئے؟ ہاں شاید شاہ ویز کے پاس پر اب نہیں جاسکو گی، استعمال شدہ چیزیں وہ پسند نہیں کرتا جانتا ہوں نا میں اسکا دوست جو ہوا۔"

عمیس کے ہاتھ سرکتے ہوئے اسکی شرٹ کی طرف بڑھ رہے تھے امل نے اس وقت شدت سے موت کی دعا کی تھی۔

اسے حق نہیں کہا جاسکتا تھا وہ کسی جنگلی درندے کی طرح اسے نوچنے لگا تھا۔

اس کے جسم پہ جا بجا اپنی وحشت کے نشان چھوڑتے وہ پرسکون سا ایک طرف لیٹ گیا جبکہ امل بے جان گڑیا کے جیسے پڑی تھی۔

ناول: دشت آرزو.... رائیٹر: عظمیٰ مجاہد۔۔۔۔۔ کتاب نگری

Posted On Kitab Nagri

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ اپنی قسمت کا دوش کسے دے تقدیر لکھنے والے کو یا ان لوگوں کو جنہوں نے خود ہی اسکی تقدیر کے ساتھ کھلواڑ کیا یا اسوقت کو جب تہجر میں مانگی اسکی دعائیں مقبولیت کی سند پا گئیں اور غلط شخص اسکی قسمت میں درج ہو گیا اس سے تو اچھا تھا اسکی دعائیں قبول نہ ہوتیں۔



جاری ہے

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ تو
www.kitabnagri.com آن لائن ویب سائٹ آپ کو پلیٹ فارم فراہم کر رہی ہے۔
اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل یا شاعری پوسٹ کرنا چاہتے ہیں تو
ابھی اکی میل کریں۔
www.kitabnagri.com

samiyach02@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک پیج اور ای میل کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

Fb/Page/Social Media Digest

Fb/Pg/Kitab Nagri